## سوال

ظہر اور عصر کی نماز میں بلند آواز سے تلاوت کیوں نہیں کی جاتی؟

## جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالی کا کوئی بھی حکم اور فیصلہ حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ اس لیے انسان کا ایمان ہونا چاہیے کہ اللہ تعالی نے جو بھی قرآن وسنت میں احکامات دیے ہیں اس میں ہمارے لیے بے شمار حکمتیں اور فوائد ہیں۔ ہمیں ان حکمتوں میں سے بعض کی آگاہی ہو جاتی ہے، لیکن بعض اوقات ہمیں حکم الہی میں حکمت کا ادراک نہیں ہو پاتا؛ کیوں کہ ہمارا علم ناقص ہے۔ لیکن ہمارا ایمان تقاضا کرتا ہے کہ ہم سر تسلیم خم کر دیں؛ کیوں کہ ارشاد باری تعالی ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۔ (البقرة: 208).

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کے پیچھے مت چلو، یقیناً وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔

البتہ بعض علماء کرام نے ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت سری ہونے کی حکمت بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رات اور دن کی نماز میں فرق کرنا نہایت مناسب اور حکمت پر مبنی ہے، کیونکہ رات کے وقت شور نہیں ہوتا، پر سکون ماحول ہوتا ہے، دل یکسو ہوتا ہے اور دن بھر بکھری ہوئی توجہات کے یکجا ہونے کا وقت ہوتا ہے۔ جبکہ دن کے اوقات میں دل اور بدن دونوں انتہائی مشغول ہوتے ہیں۔ اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ ہے کہ فجر کی نماز میں دیگر نمازوں کے مقابلے میں قراءت زیادہ کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ اس میں ساٹھ سے سو آیات تک تلاوت فرمایا کرتے تھے، کیونکہ اس وقت انسان کا دل پوری طرح متوجہ ہوتا ہے اور ہر طرح کی فکر اور الجھنوں سے آزاد ہوتا ہے۔

دن کے اوقات میں کیفیت اس کے بر عکس ہے، اس لیے دن کی نمازوں میں قراءت آہستہ (سری) رکھی گئی ہے؛ مگر جب کوئی ایسی قوی وجہ سامنے آ جائے جو اس کے خلاف ہو، جیسے عیدین، جمعہ، استسقاء اور خسوف کے بڑے اجتماعات، تو اس وقت بلند آواز سے قراءت کرنا زیادہ بہتر اور مقصد کے حصول میں زیادہ مؤثر ہوتا ہے، اور حاضرین کے لیے زیادہ فائدے مند ہوتا ہے۔ نیز اتنے زیادہ لوگوں کے اکٹھ میں اللہ کے کلام کی تلاوت اور اس کی تبلیغ کرنا، رسالت کے عظیم مقاصد میں سے ہے۔ (اعلام الموقعین از ابن القیم، جلد 2، ص 91)

حاشیۃ الجمل میں ہے:

کچھ نمازوں میں تلاوت کو بلند کرنے اور کچھ میں آہستہ رکھنے کی حکمت یہ ہے کہ رات کے وقت انسان خلوت میں ہوتا ہے، اس وقت بیداری و سرگوشی کرنا خوشگوار لگتا ہے، لہذا قراءت کو بلند آواز سے کرنے کا کہا گیا ہے تاکہ انسان اپنے رب سے مناجات کی لذت حاصل کر سکے۔ دن مشغولیت اور لوگوں سے میل جول کا وقت ہوتا ہے، اس لیے اس میں آہستہ قراءت کرنے کا حکم ہے، کیونکہ یہ وقت مناجات کے لیے مکمل طور پر موزوں نہیں ہے۔ فجر کی نماز کو بھی رات کی نماز کے ساتھ ملایا گیا ہے، کیونکہ یہ وقت عام طور پر دنیاوی مشاغل کے لیے نہیں ہوتا۔ (حاشیۃ الجمل، ج 1، ص 359)

واللہ أعلم بالصواب

**محدث فتویٰ کمیٹی**

دارالافتاء محدث